

تین دن رمضان المبارک میں آپؐ نے آٹھ رکعت تراویح پڑھائی۔ اس بنیاد پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد سیدنا عمر فاروقؓ نے اپنے دورِ خلافت میں تراویح کی مستقل طور پر باجماعت نماز شروع کر دی۔ کسی بھی عبادت کو جو انفرادی طور پر مطلوب ہو اور خود بلا دلیل اجتماعی شکل دینا اور اسے ثواب سمجھنا بدعت ہے۔ لیکن ایسی بدعت جو عبادت کی انفرادی شکل کو اجتماعی شکل دے دے مکروہ کا درجہ رکھتی ہے۔ آپؐ نے جس شکل کا ذکر کیا ہے، اگر اس میں غیر شرعی حرکت کا ارتکاب نہیں ہے تو مکروہ شمار ہوگی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول جن الفاظ میں آپؐ نے ذکر کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ پتھروں یا گٹھلیوں پر پڑھنا، کسی خاص مقام کو ورد کے لیے تبرک سمجھنا ایسی بدعت نہیں ہے کہ جس پر قتل کی سزا نافذ کی جائے۔ تعزیری سزا بھی لازم نہیں ہے ورنہ حضرت عمرؓ اسے جاری کر دیتے۔ البتہ سختی سے روکنا چاہیے۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالملک)

خاتون ڈاکٹر کا مرد ڈاکٹروں سے خطاب

س: ڈاکٹروں کی ایک تنظیم کے زیر اہتمام ڈاکٹروں کی تربیت کے لیے وقتاً فوقتاً مختلف اجتماعی پروگرام ہوتے ہیں۔ اگر ایک خاتون ڈاکٹر کو کسی طبی موضوع پر لیکچر دینے کے لیے بلایا جائے اور وہ پردے کے اہتمام کے ساتھ نقاب میں رہتے ہوئے مرد ڈاکٹروں کے سامنے اسٹیج پر لیکچر دے تو اس حوالے سے قرآن و سنت کی روشنی میں کیا حکم ہے؟

ج: 'علم' خواتین سے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اگر ایک خاتون کسی فن میں ماہر ہو اور اس سے مردوں کے مقابلے میں احسن انداز سے استفادہ کیا جاسکتا ہو تو وہ شرعی آداب یعنی پردہ وغیرہ کا لحاظ رکھتے ہوئے مرد حضرات کو لیکچر دے سکتی ہے۔

صحیح بخاری کا ایک نسخہ محدثہ کریمہ بنت احمد بن محمد بن حاتم المروزی سے منقول ہے۔ انھوں نے صحیح بخاری پڑھی، لکھی اور پھر لوگوں کو پڑھائی، لوگوں نے ان سے لکھی

اور ان کا نسخہ بھی معروف ہو گیا۔ اس طرح کی بے شمار مثالیں ہماری تاریخ میں پائی جاتی ہیں۔ نیز اس بات کا اطمینان بھی ہونا چاہیے کہ اس طرح کے لیکچر کے نتیجے میں خاتون خود یا کوئی شخص فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔ (ع - م)

سود کی ایک صورت

س: میں ایک بڑے کاروباری ادارے کا سربراہ ہوں اور اس حوالے سے بینکوں کے ساتھ مالی لین دین کے سلسلے میں رابطہ رہتا ہے۔ بینک عموماً بڑے اداروں کے لیے ایک مخصوص رقم کی لمٹ (limit) منظور کرتا ہے جس میں جب تک آپ لمٹ کی رقم کو اپنے اکاؤنٹ میں سے لے کر استعمال نہیں کرتے اس وقت تک آپ کو مارک آپ نہیں پڑتا، یعنی آپ جتنے دن رقم استعمال میں لاتے ہیں اتنا ہی مارک آپ دینا پڑے گا پورے مہینے کا نہیں۔ کیا قرآن و سنت کے حوالے سے یہ صورت جائز ہے؟

ج: بینک لمٹ (bank limit) کی جو صورت آپ نے بیان کی ہے یہ واضح طور پر ایک قرض کا معاملہ ہے۔ آپ بینک سے قرض لیتے ہیں اسے خواہ loan کہا جائے یا limit کی صورت ہو، صرفی مقاصد کے لیے ہو یا کاروباری مقاصد کے لیے، شرح سود/مارک آپ کم ہو یا زیادہ، ربا کی تعریف میں آتا ہے۔

ربا کی تعریف یہ ہے: قرض کے معاملے میں اصل مال پر بڑھوتری۔ اسی طرح اگر ایک شخص (یا ادارے) کا کسی دوسرے شخص (یا ادارے) کو قرض دینا، جب کہ شرط یہ ہو کہ اتنی مدت گزرنے کے بعد وہ اس پر اتنی زائد رقم وصول کرے گا تو یہ بھی ربا ہے۔ قرض کے معاملے پر بڑھوتری کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ کسی خاص مدت (جیسا کہ آپ نے لکھا کہ آپ کو پورے ماہ کا مارک آپ نہیں دینا پڑتا) کے لیے ہو تو اسی صورت میں سود ہوگا۔ مزید برآں آج کل ہماری منڈیوں خاص طور پر غلہ منڈیوں میں زیادہ تر کاروبار اسی لمٹ کے پیسے سے ہو رہا ہے۔ بہر طور قرض کے کسی بھی معاملے میں جہاں اضافی رقم کی ادائیگی کی شرط ہو سود/ربا ہے۔ اس لیے اپنے ایمان کی سلامتی